الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

آرام گاہ رسول ﷺ

مصنف

شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر
حضرتِ علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

جناب محمد کاشف اشرفی قادری عطاری

ناشر

قطبِ مدینہ پبلشرز، عطاری کتب خانہ
G,K.2/44 شہید مسجد کھارادر، کراچی
پاکستان فون 0303-7235442 -0303-7234660

نام کتاب : **آرام گاہِ رسول ﷺ**

مصنف: حضرتِ علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام : حافظ محمد جناب محمد کاشف اشرفی قادری عطاری

ناشر: **قطبِ مدینہ پبلشرز،**

عطاری کتب خانہ G,K.2/44 شہید مسجد کھارادر، کراچی

پاکستان فون 0303-7235442 -0303-7234660

ضخامت ; صفحات

قیمت ; 24 روپے

کمپوزنگ ; عمیر رضا عطاری کمپوزنگ (603734)

☆ملنے کا پتہ☆

۱۔مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔
۲۔مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزیؔ منڈی نمبرا کراچی فون 4943368
۳۔صفہ پبلشرز سولجر بازار، گلزار حبیب کراچی
۴۔مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/شہید مسجد کھارادر کراچی 2314045
۵۔مکتبہ المصطفی /۴۔مکتبہ قاسمیہ رضویہ/برائٹ کارنز، سبزی منڈی کراچی۔
۶۔ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918
۷۔مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی فون 2637897
۸۔مکتبہ البصریٰ چھوٹی گٹی حیدرآباد سندھ فون 641926
۹۔مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور/ ۹۔سنی کتب خانہ۔مرکز
۱۰۔اویس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
۱۱۔قادری کتب خانہ ۹۰ بیکھٹی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون: 591008
۱۲۔مکتبہ ضیائیہ بوہر بازار راولپنڈی فون 552781 ۱۳۔مکتبہ غوثیہ عطاریہ، ریل بازار، وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۴۔مکتبہ قطبِ مدینہ،

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	امابعد	۴
۲	آرام گاہِ رسول ﷺ	۵
۳	موازنہ مکہ و مدینہ	۷
۴	علامہ قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ کی آخری دلیل	۸
۵	مدینہ پاک کی ہر شے افضل ہے	۹
۶	تبصرہ اویسی غفرلہ	۱۲
۷	زائر مدینہ کی شفاعت کا خصوصی کوٹہ	۱۳
۸	مدینہ پاک کا باسی خوشنصیب ہے	۱۴
۹	تبصرہ اویسی غفرلہ	۱۴
۱۰	کثرتِ اسماء	۱۵
۱۱	آرام گاہِ رسول کی زیارت کے فضائل	۱۶
۱۲	احناف کا موقف	۲۰
۱۳	مزارِ رسول ﷺ کی زیارت کا قرآنی فیصلہ	۲۱
۱۵	استدلال	۲۲
۱۶	وکایت ابوایوب	۲۳
۱۷	آرامگاہِ رسول ﷺ کی زیارت میں مذاہب	۲۳
۱۸	آرام گاہِ رسول ﷺ کی زیارت کا قرآنی ثبوت	۲۴
۱۹	طریقہ استدلال	۲۴
۲۰	آرمگاہِ رسول ﷺ کی زیارت کی احادیثِ مبارکہ	۲۵
۲۱	زالہ وہم وہابیہ وابنِ تیمیہ	۳۰
۲۲	ابنِ تیمیہ اکیلا	۳۱
۲۳	ابنِ تیمیہ کی تردید	۳۱
۲۴	نجدی وہابی ابنِ تیمیہ کے نقشِ قدم پر	۳۲
۲۵	فیصلہ حق	۳۳
۲۶	فہرستِ زائرین آرامگاہ رسول ﷺ	۳۴
۲۷	مدینہ پاک کے باتیں	۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نسلم رسولہ الکریم

امابعد !فقیر نے نسبتِ رسول ﷺ پر متعدد کتب ورسائل لکھے ہیں کچھ شائع ہو چکے ہیں کچھ شائع ہونے ہیں،اس رسالہ میں فقیر نے اسی نسبت رسول ﷺ کی تفصیل عرض کی ہے نہ صرف جو آج بلکہ تا قیامت حضور سرور عالم ﷺ سے منسوب ہے یعنی گنبدِ خضرا میں آرامگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ مقام ہے جو عرشِ بریں سے لے کر تحت اسریٰ تک ہر مقام سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ معظّمہ اور بیت المقدس و بیت المعمور اور کوہ طور تک ہر طرف یہ کہ اس میں کسی فرقہ کو اختلاف بھی نہیں یہاں تک کہ وہابیوں دیوبندیوں کو بھی۔اس مسئلہ کو فقیر نے دلائل وبراہین سے محقق ومدلل کر کے اس کا نام بھی آرامگاہِ رسول رکھا ہے اور عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری عطاری کو اس کی اشاعت کی اجازت دی ہے۔اللہ تعالیٰ موصوف کو اجرِ عظیم بخشے اور فقیر کے لیے توشہ آخرت اور عوام اہلِ اسلام کے لیے مشعل راہ ہدایت بنائے۔(آمین)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علیہ وسلم الکریم الامین

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

آرام گاہِ رسول ﷺ:

خانہ کعبہ معظمہ نہ کوہِ طور اور نہ بیت المعمور مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی عرش اعظم اس کی ہمسری کا دم بھر سکتا ہے۔امام قسطلانی نے اس کی خوبصورت تفصیل بیان فرمائی ہے۔چنانچہ ان کے مضامین کی کچھ جھلکیاں حاضر ہیں فرمایا کہ۔

(۱) مسند ابو یعلیٰ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر کا آخری وقت اس جگہ آتا ہے جو جگہ اس کے نزدیک تمام مقامات سے زیادہ محبوب وپسندیدہ ہوتی ہے اور اسی قانون کے مطابق جو جگہ حضور ﷺ کو زیادہ محبوب ترین تھی ایک تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھی محبوب ترین ہوگی۔کیونکہ حضور ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہے اور دوسرا آپ ﷺ اپنی آخری آرام گاہ کے طور پر اسے ہی پسند فرمائیں گے۔لہذا جو جگہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب تر ہوئی وہ ہی تمام مقامات سے افضل بھی ہوئی۔

فائدہ:

معلوم ہوا کہ مدینہ شریف بشمول مکہ تمام شہروں سے افضل ہے۔مدینہ منورہ کیونکر افضل نہ ہو جبکہ حضور ﷺ نے دعا کی تھی ''اے اللہ تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔اور جن چیزوں کے لیے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی میں بھی اتنی بلکہ اس سے زیادہ دعا کرتا ہوں۔'' اور یہ بات بالکل شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ حضور ﷺ کی دعا بہرحال حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے افضل ہے۔کیونکہ دعا کا مقام ومرتبہ دعا کرنے والے کے اعتبار سے کیا جاتا ہے۔حدیث صحیح میں ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ ہمارے لیے مدینہ منورہ کو مکہ شریف کے برابر محبوب بنادے۔بلکہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت مکہ سے بھی زیادہ ڈال دے۔'' آپ کی یہ دعا قبول ہوئی کیونکہ حاکم نے ایک روایت بیان کی کہ جب حضور ﷺ کہیں سے واپس تشریف لاتے اور

مدینہ منورہ دکھائی دیتا تو اس کی محبت کی خاطر اپنی سواری کو تیز کر دیتے۔ نیز امام حاکم نے یہ روایت بیان کی کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ شریف سے ہجرت فرمانے لگے تو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی ''اے اللہ تو نے مجھے اس شہر سے ہجرت کر جانے کا حکم دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اب مجھے اس شہر میں بسانا جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔'' آپ کی دعا سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ وہ شہر ہے جو اللہ تعالیٰ کو تمام شہروں سے بڑھ کر محبوب ہے۔

سوال: حدیث میں آیا ہے'' ان مکۃ خیر بلاد اللہ '' بے شک مکہ شریف تمام شہروں سے بہتر ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ'' ان مکۃ احب ارض اللہ الی اللہ '' بے شک سر زمین مکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین زمین ہے ان روایات اور ان جیسی دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ شریف ہی سب شہروں سے افضل ہے۔

علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث وروایات کے جواب میں لکھتے ہیں۔

جواب ۱: امام سمہودی نے وفاء الوفاء میں ان احادیث کا جواب دیا کہ مکہ شریف کی افضلیت پر دلالت کرنے والی احادیث ہجرت سے قبل کے زمانہ پر محمول ہیں۔ کیونکہ ہجرت سے قبل مکہ شریف ہی حضور ﷺ کو محبوب ترین تھا لیکن ہجرت کے بعد مدینہ منورہ محبوب ترین ہو گیا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہونا لازم کر دیا اور حضور ﷺ نے پھر اپنے امتیوں کو مدینہ منورہ میں رہنے اور وہیں موت آنے کی ترغیب دی۔ لہٰذا مدینہ منورہ افضل ہوا۔ یاد رہے کعبہ معظمہ شہر مدینہ سے افضل ہے لیکن کعبہ شریف سے آرامگاہِ رسول ﷺ افضل ہے۔

سوال: حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسجدِ نبوی ﷺ میں ایک نماز کا اجر پچاس ہزار اور بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہو گا۔ جب مکہ شریف میں عبادت کا ثواب بہ نسبت مدینہ شریف کے دوگنا ملتا ہے تو لازماً افضلیت مکہ شریف کو ہونی چاہیے؟۔

جواب: علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا کہ اجر وثواب میں زیادتی اس امر کو لازم نہیں کہ زیادتی ثواب والا عمل کم ثواب والے عمل سے کم درجہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے نا جو شخص حج کی ادائیگی کے لیے آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہے اس کا منیٰ میں ان پانچ نمازوں کو ادا کرنا اپنی پانچ نمازوں کے کعبہ میں ادا کرنے سے افضل ہے۔ اگرچہ مسجد حرام میں نماز کا ثواب یقیناً زیادہ ملتا ہے لیکن افضل یہی ہے کہ ان پانچوں نمازوں کو منیٰ میں ادا کیا جائے۔ حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجدِ حرام میں نماز کی ادائیگی پر زیادتی ثواب کے قائل تھے اس کے باوجود آپ مدینہ منورہ کو افضل قرار دیتے تھے۔

جواب۲۔ علامہ عینی نے عمدۃ القاری جلد ۷ ص ۲۵۶ پر ذکر کیا کہ ابنِ ماجہ میں سندِ صحیح کے ساتھ حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسجدِ نبوی میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گُنا زیادہ ثواب ہے اور مسجدِ حرام میں دوسری مساجد کی نسبت ایک لاکھ گُنا زیادہ ثواب ہے دونوں کا اجر مساوی ہو گیا۔

(جواب ۳) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو نے جس قدر برکتیں مکہ شریف میں نازل فرمائیں اس سے دوگنا برکتیں مدینہ منورہ میں نازل فرما۔ آپ کی یہ دعا دینی اور دنیوی ہر قسم کی برکتوں کو شامل ہے اس دعا کا اثر یہ نکلتا ہے کہ اگر بیت اللہ شریف میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے تو مدینہ میں اس سے دوگُنا یعنی دو لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔ (وفاء الوفاء)

موازنہ مکہ و مدینہ:

علامہ سمہودی فرماتے ہیں کہ مکہ شریف میں فضیلتِ حج ہے اس کے مقابلہ میں مدینہ منورہ کے اندر حضور ﷺ کی زیارت کی فضیلت ہے اور مکہ شریف میں مسجدِ بیت الحرام کی فضیلت ہے تو ادھر مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی کی فضیلت ہے۔ مکہ شریف میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت ہے تو مدینہ منورہ میں مسجدِ قبا کی فضیلت ہے۔ رسول کریم ﷺ

نے اگر چہ مدینہ منورہ میں بہ نسبت مکہ شریف کے کم عرصہ قیام فرمایا لیکن دینِ اسلام کے اظہار واعزاز کا سبب مدینہ منورہ ہی ہے۔ اکثر فرائض وارکانِ اسلام کا نزول مدینہ منورہ میں ہی ہوا ہے۔ حضرتِ جبریل امین علیہ السلام مدینہ منورہ میں زیادہ مرتبہ آئے اور حضور ﷺ نے قیامت تک کے لیے مدینہ منورہ کو اپنا مقام منتخب فرمایا کسی نے حضرتِ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ مدینہ منورہ میں رہنا پسند کریں گے یا مکہ مکرمہ میں۔؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ کو ترجیح کیوں نہ دوں۔ حالانکہ اس کے ہر گلی کوچہ میں حضور ﷺ کے قدموں کے آثار و برکات ہیں اور جبریل امین بھی یہاں بکثرت حاضر ہوتے رہے۔ طبرانی میں ہے ''المدینة خیر من مکة'' مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے، جزری کی روایت ہے ''المدینة افضل من مکة'' مدینہ منورہ مکہ شریف سے افضل ہے۔ بخاری و مسلم میں سیدنا حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو اپنے اندر سمو لے گی۔ تم اسے یثرب کہتے ہو حالانکہ وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی لوگوں کا میل کچیل اس طرح دور کرتی ہے۔ جس طرح بھٹی لوہے کا زنگ اور میل دور کرتی ہے۔ قاضی عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں اس امر کی تصریح ہے کہ مدینہ منورہ میں تمام بلاد اور بستیوں کے فضائل مجتمع ہیں ابنِ منیر کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی فضیلتیں تمام بستیوں کی فضیلتوں پر غالب ہیں۔

علامہ قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ کی آخری دلیل:

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں میں نے مدینہ منورہ کو مکہ شریف سے افضل قرار دینے میں طویل بحث کی ہے حالانکہ ہمارے امام حضرتِ محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ شریف افضل ہے لیکن بات یہ ہے کہ ہر شخص کی پسند اپنی اپنی ہے جہاں کسی کا محبوب قیام پذیر ہوا سے وہی جگہ افضل نظر آتی ہے۔ علامہ قسطلانی مزید فرماتے

ہیں کہ امام ترمذی، ابنِ ماجہ اور امام ابنِ حبان نے اپنی صحیح میں حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ذکر کی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص تم میں سے اپنی موت تک مدینہ منورہ رہ سکتا ہو وہ اس وقت تک مدینہ میں رہے کیونکہ جسے مدینہ میں موت آ گئی میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' مدینہ پاک کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی دھول اور گرد وغبار برص، جذام بلکہ ہر مرض کا علاج ہے اور یہ خاکِ شفا ہے،

مدینہ پاک کی ہر شے افضل ہے:

امام قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ مدینہ شریف کی مکہ پاک پر فضیلت ایک انوکھی دلیل دیتے ہیں فرمایا کہ امام زرین عبدری اپنی جامع میں حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت لائے ہیں فرمایا کہ مدینہ منورہ کی کھجور زہر کے لیے تریاق ہے، ابنِ نجار نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تعلیقاً روایت نقل کی ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا لیکن مدینہ منورہ قرآن سے فتح ہوا اور طبرانی نے اوسط میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ذکر کی کہ مدینہ منورہ اسلام کا قلعہ اور ایمان کا گھر ہے یہ ہجرت کی زمین ہے اور حلال وحرام کا مرکز ہے مدینہ کے گرد وغبار اس کی جگہوں اور یہ راستہ اور مکان کو بلکہ اس کی ماحول تک ہر ایک کو رسول اللہ ﷺ کی برکات حاصل ہیں (مواہب لدنیہ ص ۱۰۴ جلد ۱)

جبل:

حدیث شریف حضرتِ انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبل احد کے سامنے پہنچ کر فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

اے اللہ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں (مدینہ کو) دونوں سنگلاخ اطراف کے درمیان جو علاقہ ہے اس کو حرم بناتا ہوں۔

(۲)۔ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے سامنے احد پہاڑ آیا تو آپ نے فرمایا ''یہ پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔

۳۔ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب تم اس کی طرف آؤ تو اس کے شجر سے کچھ نہ کچھ ضرور کھاؤ۔ خواہ وہ اس کے بڑے کانٹوں والے درخت سے ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ:

جبل احد کی یہ فضیلت حضور اکرم ﷺ کی وجہ سے ہے ایک پہاڑ نسبت سے فضیلت پا گیا ہے تو آرامگاہِ کو کتنی فضیلت ہوگی۔

عمرہ بنتِ عبدالرحمٰن سے مروی ہے'' مروان بن حکم نے مکہ میں خطاب کیا اس میں مکہ اور اس کی فضیلت کا ذکر کیا اس سلسلہ میں خوب مبالغہ کیا۔ رافع بن خدیج منبر کے قریب ہی تھے۔ انہوں نے کہا تو نے مکہ اور اس کی فضیلت کو ذکر کیا۔ بے شک وہ اسی طرح ہے جس طرح تو نے بیان کیا ہے۔ لیکن میں نے نہیں سنا کہ تو نے مدینہ پاک کا ذکر کیا ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ مدینہ، مکہ سے افضل ہے۔

۲۔ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرتِ سعد بن ابی وقاص نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ، ملائکہ کی حفاظت میں ہیں۔ اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔

۳۔ حضرتِ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس میں یعنی مدینہ میں طاعون اور دجال وغیرہ داخل نہیں ہو سکتا۔

۴۔ حضرتِ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے رستوں

پر (محافظ) فرشتے ہیں۔ اس میں طاعون اور دجال نہیں ہو سکتے۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک ایمان مدینہ پاک کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف۔

۶۔ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ''قریب ہے ایمان کا اس طرح سمٹنا مدینہ پاک کی طرف، جس طرح سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کیطرف۔ یعنی (ایسا فتنہ آئے گا کہ ہر طرف سے) ایمان سمٹ کر مدینہ پاک کی طرف لوٹ آئے گا۔

۷۔ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے مجھے ایسی بستی کے لیے حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی۔ وہ یثرب ہے اور وہ مدینہ ہے۔ لوگوں کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کو میل کچیل سے پاک کرتی ہے۔ (دوسری بستیوں کو کھانے سے مراد یہ ہے کہ اس کے رہنے والوں کی اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعے امداد فرمائے گا اور وہ اس کی برکت سے کثیر شہروں اور آبادیوں کو فتح کریں گے اور ان کے مالِ غنیمت کھائیں گے۔ آپ کا تاکل القریٰ فرمانا بر سبیل اختصار ہے)

۸۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مدینہ پاک کو یثرب کا نام دیا۔ وہ تین بار اللہ سے استغفار کرے اور (کفارے کے طور پر) دو مرتبہ طیبہ کہے۔

۹۔ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے راوی آپ نے فرمایا لوگ اسے یثرب کہتے ہیں حالانکہ یہ مدینہ ہے ناپاک لوگوں کو اس طرح (خود سے) دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو۔

حکایت:

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی مدینہ پاک آیا اس نے اسلام کے لیے حضور ﷺ سے بیعت کی۔ پھر واپس چلا گیا پھر نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ ﷺ میری بیعت توڑ دیجئے۔ آپ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے۔ آپ نے انکار فرمایا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجئے آپ نے انکار فرمایا اعرابی چلا گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے۔ ناپاک کو دور کرتا ہے اور پاک کو نکھارتا ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ

یہی کیفیت آج بھی ہے کہ کچھ لوگ دور دراز سے عمرہ کے لیے آتے ہیں عمرہ کر کے مدینہ پاک پہنچتے ہی یہاں چلے جانے کے لیے بے قرار ہو جاتے ہیں فقیر کو کافی عرصہ ہوا ہے بار بار مدینہ طیبہ حاضری نصیب ہوئی ہے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ بعض بدقسمت مدینہ پاک پہنچتے ہی فوراً واپس چلے جاتے ہیں پوچھنے پر جواب دیتے ہیں کہ ہمارا وہاں جی نہیں لگا۔ اور بہت سے خوش نصیب وہ بھی ہیں کہ وہ مدینہ پاک پہنچ کر واپسی کا نام تک نہیں لیتے۔

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اس طرح جہنم کی آگ میں پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۹۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی جبار مدینہ پاک سے برائی کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو یوں ختم فرما دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جس نے مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے روز اس پر گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

۱۰۔ حضرتِ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اس کے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں مٹا دے گا جیسے نمک پانی میں حل کر مٹ جاتا ہے۔

۱۱۔ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہلِ مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں ایسے پگھلائے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے یا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۱۲۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس شہر یعنی شہرِ مدینہ کے لوگوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو یوں پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

۱۳۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس کے (مدینہ کے) ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نمک کے پانی میں گھلنے کی طرح گھلا دے گا۔ بعض صحابہ کرام نے کہا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے اہلِ مدینہ کو خوفزدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو خوف میں گرفتار کر دے گا۔

زائرِ مدینہ کی شفاعت کا خصوصی کوٹہ:

مولی الزبیر نے خبر دی ہے کہ وہ فتنہ (سختی) کے زمانے میں حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کی ایک آزاد کردہ کنیز آئی اس نے آپ کو سلام کیا۔ اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن میں نے مدینہ سے چلے جانے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ وقت ہم پر بہت تنگ ہو گیا ہے۔ حضرتِ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا۔ بے وقوف یہیں بیٹھی رہ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو کوئی صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کے لیے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

۲۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا۔ جو صبر کرے گا مدینہ کی مصیبت اور سختی پر تو قیامت کے روز میں اس کے لیے شفیع بنوں گا یا شہید بنوں گا۔

۳۔ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو ثابت قدم رہے مدینہ کے قیام میں اور صبر کرے اس کی مصیبت اور سختی پر تو میں قیامت کے روز اس کیلیے شہید اور شفیع بنوں گا۔

مدینہ پاک کا باسی خوش نصیب ہے:

۱۔ ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کوئی شخص مدینہ منورہ سے منہ پھیر کر نہیں نکلتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اس کا بہتر بدل وہاں بھیج دیتا ہے۔

۲۔ سفیان بن ابی زہیر المیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ یمن فتح ہوگا تو ایک ایسی قوم آئے گی جو مدینہ منورہ سے اپنے مال مویشی کو ہانک لے جائے گی اور اپنے اہلِ وعیال اور زیرِ اطاعت لوگوں کو اٹھا لے جائے گی حالانکہ اگر وہ جانتے ہوتے تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ آپ نے شام اور عراق کے بارے میں بھی اس طرح فرمایا۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

ان روایات میں ایک طرف مدینہ پاک میں رہائش کی ترغیب ہے تو دوسری طرف علمِ غیب کا اظہار ہے کہ ایک عرصہ کے بعد یمن وشام اور عراق فتح ہوں گے تو کچھ اہلِ مدینہ وہاں چلے جائیں گے چنانچہ (ایسے ہوا کہ یہ ممالک فتح ہوئے اور بہت سے اہلِ مدینہ یہاں سے چلے گئے اور اپنا اصل منشا مبارک کا اظہار فرمادیا کہ انکے لیے بہتر تھا کہ وہ مدینہ پاک کو نہ چھوڑتے۔

اس میں آپ کی آرام گاہ شریف کی فضیلت کا اظہار بھی ہے کہ جو مدینہ پاک میں

مرے وہ قیامت میں حضور علیہ السلام کے ساتھ اٹھے گا۔

کثرتِ اسماء:

مدینہ طیبہ کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ اس کے اسماء کثرت پر مشتمل ہیں۔ اور ناموں کی کثرت ہی ظاہر کر رہی ہے کہ اس شہر شریف کی کتنی عظمت ہے اسماء الٰہی عزشانہ اور القاب حضرتِ رسالت پناہی ﷺ سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ جس کے نام زیادہ ہیں اسکی رفعت وعظمت بھی زیادہ ہے خاص کر ایسے وقت میں کہ ایک نام مشتق ہو ایک ماخذ شریف سے اور اس بات کی خبر ہو کہ اس سے ایک صفت عظیم پیدا ہوتی ہے روئے زمین کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے کہ جس کے نام اس درجہ کثرت کو پہنچے ہوں جیسے کہ مدینہ پاک کے نام ہیں۔ بعض علماء نے کوشش کر کے تقریباً ایک سو اور بعض نے کم وزیادہ اس حد تک جمع کئے ہیں ان تمام کو فقیر نے محبوبِ مدینہ میں جمع کیا ہے جن کی دلالت اس مکان کی شرافت اظہر من الشمس ہے اللہ تعالی کے نام کی برکت کو شامل حال کرتے ہوئے میں عرض کرتا ہوں کہ جو نام سید کائنات آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ اور محبوب ہے وہ طابہ اور مدینہ اور طیبہ تشدید کے ساتھ اور طابیہ ہے بلکہ تمام مشتقات اس مادہ سے ملاحظہ تعظیم اور انتہائے ادب کا خصوصیت کو چاہتا ہے لیکن ممکن ہے کہ اس مقام پر کسی دلالت کا پایا جانا جواز پر وسعت اور عمومیت کی گنجائش رکھتا ہو۔ واللہ اعلم اور ناموں کا بولنا اس کی طہارت کے سبب سے ہے اس لیے کہ شرک کی نجاست سے یہ سرزمین پاک ہے اور طبائع سلیمہ کے موافق ہے نیز اس کی آب وہوا نہایت پاکیزہ ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس بقعہ شریف کے رہنے والے اس کی مٹی اور اس کے در و دیوار سے ایسی عمدہ خوشبو پاتے ہیں جس کی مثل میں دنیا کی کوئی خوشبو پیش نہیں کر سکتے یہاں کے ساکنان کے سوا اور صادقان ومحبان مشتاق کے شائبہ ذوق میں بھی تھوڑی خوشبو پہنچتی ہے چنانچہ ابی عبداللہ عطار نے کہا ہے۔

ء بطیب رسول اللہ طاب نسیمھا

فما للمسک والکافور والصندل الرطب

ترجمہ شعر: بوجہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کے خوشبودار ہوگئی ہوا اس کی۔ پس نہیں ہے ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔ شبلی ایک صاف باطن اور اہلِ دل علماء میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو کسی دوسرے شہر میں نہیں تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''محبوبِ مدینہ''۔

آرام گاہِ رسول ﷺ کی زیارت کے فضائل:

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا، پھر میری قبر کی زیارت کی میرے وصال کے بعد، تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی۔

فائدہ:

حضور علیہ السلام نے اپنی قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اسے زیارت گاہ بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔

ازالہ وہم:

نجدی وہابی زیارتِ مدینہ اور زیارت روضہ رسول علیٰ صاحبہا صلوۃ والسلام سے روکتے ہیں وہ بڑی شدید غلطی میں مبتلا ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ احادیث پر غور کریں تا کہ ان کی کج فہمی کی اصلاح ہو۔ اس کی مزید تفصیل آئے گی انشاء اللہ۔

نکتہ:

حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی قبر کی زیارت کا حکم دیا ہے اور زیارت اسی وقت مستحق ہوگی جب زیارت کرنے والا آپ کی قبر انور کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا اور جو پشت کر کے کھڑا ہو اس کے اس عمل کو زیارت نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کا یہ عمل بتا رہا ہے کہ وہ

بے ادب بھی ہے اور فہم حدیث سے عاری بھی۔

نکتہ:

حضور علیہ السلام نے یہاں اپنی قبر انور کی زیارت کرنے والے کو اس شخص کی مانند قرار دیا ہے جو آپ کی حیات ظاہری میں آپ کی زیارت کرے تو اس سے جہاں زیارت کرنے والے کے لیے بہت بڑے اجر و ثواب کا پتا چلتا ہے وہیں یہ بھی پتا چلتا ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والے کو وہ تمام تر آداب پیش نظر رکھنے چاہیئے جو آداب آپ ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کی زیارت کرنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیش نظر رکھتے تھے۔

فائدہ:

زیارت مزار شریف کے متعلق فقہا محدثین نے فرمایا کہ **عن علقمہ والا سودو عمر و بن میمون بدذا بالمدینة وعن العبدی من المالکیة المش الی المدینة الزیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الکعبة وسیاتی ان من نذر زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لزمه الوفاء**

ترجمہ: علقمہ، اسود اور عمرو بن میمون سے منقول ہے کہ حضراتِ مدینہ منورہ سے ابتداء کرتے اور امام مالک کے پیروؤں میں سے جناب عبدی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونا تا کہ وہاں پہنچ کر حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کی جائے یہ کعبہ سے افضل ہے اور عنقریب آ رہا ہے کہ جس شخص نے نذر مانی کہ میں حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کروں گا تو اسے اپنی نذر لازماً پوری کرنا پڑے گی۔

بعض سلف کا یہ مذہب ہے کہ حج پر جانیوالا پہلے مدینہ منورہ سے اس کی ابتداء اور آغاز کرے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی یہ عمل ثابت ہے کہ انہوں نے حج کیلیے مدینہ منورہ سے احرام باندھا اور اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا ہم وہاں سے احرام باندھیں گے جہاں سے سرکارِ ابد قرار ﷺ نے احرام باندھا تھا۔

فائدہ:

سرکار دوعالم ﷺ کی آرامگاہ یعنی آپ کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا بہت ہی بابرکت اور افضل عمل ہے۔

انتباہ:

ابنِ تیمیہ اور اس کے مقلدین نجدی وہابی مزار رسول ﷺ یعنی گنبدِ خضراء کے سفر کو مذکورہ نیت کے ساتھ طے کرنے کی ممانعت کرتے ہیں اور صرف مسجد نبوی کی خاطر نیت کر کے سفر کرنا جائز قرار دیتے ہیں اور اس اصلی مقصود کی نیت کرنیوالا اگر مسجدِ نبوی کی زیارت کے تحت حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دے لیتا ہے تو اسے جائز [illegible] ہیں۔

ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں تین مساجد کی طرف بہ نیت زیارت سفر کرنے کی اجازت ہے ان کے سوا ممانعت ہے وہ تین مساجد مسجد الحرام، مسجد الاقصیٰ اور مسجد نبوی ہیں۔

جواب: اس حدیث شریف کے جواب میں علمائے محققین کے رسالہ، کتابیں بے شمار موجود ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اس نیت سے سفر زیارت کرنا کہ اس مسجد کی عظمت و شان بھی ان تین جیسی ہے اس نیت سے سفر کرنا ناجائز و حرام ہے۔ ورنہ سفر کے تمام دروازے بند ہو جائیں گے۔ سلف صالحین جن کا معمول ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کرنے والا اگر جانبِ مدینہ آئے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے اس سفر مبارک کی ابتداء کرے تو یہ افضل طریقہ ہے وجہ یہ ہے کہ جو شخص سرکارِ مدینہ ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی غرض سے حاضر بارگاہ نبوی ہوتا ہے اس کے بارے میں خود رسالتمآب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

من زار قبری وجبت له شفاعتی "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس

کے لیے میں ضرور شفاعت کروں گا۔ اور بزاز نے عبدالرحمٰن بن زیاد اور ان کے والد کے واسطہ سے حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرفوعاً روایت ذکر کی ہے ''**من زار قبری حلت له شفاعتی**'' جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (جواہر البحار جلد۴ ص۲۹)

طبرانی اور دار قطنی وغیرہ میں حضرتِ ابنِ عمر سے مرفوعاً روایت ہے **من جآء نی زائر الا یعلمه حاجة الا زیارتی کان حقاً علی ان اکون له شفیعا یوم القیمة** جو شخص میرے حضور زیارت ہی کی غرض سے آیا اس کی اور کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر یہ فرض ہو گیا کہ میں کل قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مرفوعاً روایت ہے **من جآء نی زائراً کان حقا علی الله ان اکون لی شفیعاً یوم القیمة وصححه الحافظ ابن السکن** " جو شخص میری زیارت کی خاطر حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا یہ حق ہو گیا کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ اس روایت کی ابنِ سکن نے تصحیح فرمائی ہے۔

ایک اور روایت ہے۔ **ولا بی جعفر العقیلی عن رجل من آل الخاطر مرفوعاً من زادنی متعمداً کان فی جواری یوم القیمة و من سکن المدینة وصبر علی بلآئها کنت له شهیدا و شفیعا یوم القیامة عن حاطب مرفوعا من زادنی بعد موتی فکانما زادنی فی حیاتی و من مات باحدی الحرمین بعث من الامنین یوم القیامة**

جناب ابوجعفر عقیلی آل خاطر کے ایک مرد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصداً اور ارادۃً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی سختیوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور اس کی شفاعت کرنے والا ہوں گا جناب

حاطب سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص مدینہ منورہ یا مکہ شریف میں کسی ایک کے حرم میں مرے گا وہ قیامت میں امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔ (جواہر البحار جلد ۴ ص ۲۹)

احناف کا موقف:

قالت الحنفية زيارة صلى الله عليه وسلم من افضل المندويات والمستحبات بل تقرب من درجات الواحبات.

احناف کہتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار ﷺ کی زیارت مستحبات و مندوبات میں افضل عمل ہے بلکہ یہ تو واجبات کے درجہ کے قریب ہے۔ (جواہر البحار جلد ۴ ص ۱۳)

عن انس مرفوعاً من زادنی میتا فکانما زادنیحیا من زاد قبری وجبت شفاعتی یوم القیامة وما من احد من امتی له سعة ثمه لم یزدنی فلیس له عذر (جواہر البحار جلد ۴ ص ۲۹)

حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میرے وصال کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی جس نے میری قبر کی زیارت کی ۔ ں کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی اور میری امت کے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت و گنجائش عطا فرمائی پھر اسنے میری زیارت نہ کی تو اس کے لیے کوئی عذر نہیں۔ (مطلب یہ کہ حج کرنے آیا اور فراغت کے بعد یا حج پر آنے سے قبل قبر انور کی جو شخص زیارت نہیں کرتا حالانکہ مالی طور پر اس کے پاس اخراجات کیلیے رقم موجود تھی اگر اس سے کل قیامت کو پوچھا گیا کہ تو نے ہمارے محبوب ﷺ کی قبرِ انور کی حاضری کیوں نہ دی؟ تو اس کے جواب میں وہ عذر بھی پیش کرے گا تو وہ نہیں سنا جائے گا۔) اس کی نظیر یہ حدیث ہے۔ عن جعفر بن محمد بن ابیه قال قال رسول الله ﷺ من ذکرت عنده فنسی الصلوة

علی خطن طریق الجنة

ترجمہ: امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرتِ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جاتا ہے پھر وہ مجھ پر صلوۃ و اسلام پڑھنا بھول جاتا ہے اس نے جنت کا راستہ گنوادیا۔

فائدہ:

مذکورہ روایات سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت اعلیٰ و افضل عمل ہے۔ ایسی روایت کو موضوع قرار دینا اور جس طرح بن پڑے اس عمل سے روکنا ازلی بدبختی ہے بغض رسول ﷺ کی واضح علامت ہے مانعین زیارتِ روضہ رسول ﷺ کے ہاں لے دے کے اگر کوئی آڑ ہے تو روایت ''لاتشدو الرجال الا مساجد الثلاثه ہے۔

لیکن اس روایت کا مفہوم بالکل وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے بنا رکھا ہے یعنی روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنا اور اس کے لیے نیت کر کے اس طرح روانہ ہونا منع ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

مزارِ رسول ﷺ کی زیارت کا قرآنی فیصلہ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ولوانهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروالله واستغفر لهم الرسول لوجدو الله تواباً رحیماً

اور اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ آپ کے پاس حاضر ہوں پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہیں اور رسول اکرم ﷺ بھی ان کی معافی طلب فرمائیں۔ تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

فائدہ:

آیتِ مذکورہ میں گناہگاروں کے لیے قبولیت توبہ کا ایک حتمی اور یقینی طریقہ سکھایا گیا ہے وہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر طلبِ مغفرت کرنا اور مغفرت کے طالب کے لیے سرکارِ دو عالم ﷺ کی سفارش کرنا۔ بارگاہِ رسالت میں حاضری اس وقت تک بنفسِ نفیس حضور ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی صورت میں تھی جب آپ ﷺ بنفسِ نفیس زمین پر رونق افروز تھے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو پھر حاضر ہونے کا مطلب آپ کے روضۂ اطہر پہ حاضر ہونا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ قیامت تک گنہگاروں کو اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اللہ تعالیٰ نے روضۂ رسول پر حاضری دینے کی خوشخبری دی ہے اور دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حاضری دینے والے کے لیے قبولیت توبہ کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ اس پر سرکارِ دو عالم ﷺ بھی راضی ہوں۔ اگر آپ ناراض ہیں تو اس کے لیے آپ سفارش نہیں فرمائیں گے۔ لہذا حسنِ عقیدت اور محبت مصطفےٰ ﷺ قبولیت توبہ کے لیے لازمی شرط ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر زائر کو جانتے پہچانتے ہیں اور اس کے عقیدہ و نیت پر باذن اللہ مطلع ہیں،

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء من عبادہٖ

استدلال:

آیتِ مذکورہ سے ان حضرات نے استدلال کیا اور اسے حجت پکڑا جو روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دینا اور اس کی نیت سے روانہ ہونا مباح بلکہ مستحب میں اعلیٰ درجہ کا مستحب کہتے ہیں۔ دیابنہ (جو اکثر اس فعل کے مانعین ہیں) میں سے ایک مشہور دیوبندی محدث ظفر احمد عثمانی نے "اعلاء السنن" میں زیارت روضۂ رسول ﷺ کے قائلین کی دلیل یوں بیان کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس قول " **ولو انھم اذ ظلموا انفسھم الآیہ**" سے قبر انور کی زیارت کو جائز قرار دینے والوں نے اس کے استحباب کا استدلال کیا ہے۔ طریقہ

استدلال یہ ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ وصال شریف کے بعد اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں صراحتاً موجود ہے۔ **الانبیاء احیاء فی قبورھم**"

تمام پیغمبرانِ عظام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اس حدیث کو امام بیہقی نے صحیح کہا ہے اور اس کے متعلق پوری ایک جلد تحریر فرمائی ہے۔ استاد ابو منصور بغدادی نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے جو حضرات محققین و متکلمین ہیں ان سب کا یہی کہنا ہے کہ حضور ﷺ وصال کے بعد بالکل زندہ ہیں۔

وکایت ابوایوب:

حضرتِ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت ہے انہوں نے جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہو کر اپنا چہرہ حضور ﷺ کی قبر انور پر رکھا مروان نے جب یہ دیکھا تو انہیں اٹھایا اور پوچھنے لگا یہ کیا کر رہے ہو؟ جب جناب ابو ایوب انصاری نے اپنا چہرہ اٹھایا تو مروان نے پہچان لیا۔ مروان کو آپ نے جواب دیا " **جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم اری الحجر** (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۲) میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کے پاس حاضر ہوا ہوں کسی پتھر یا اینٹ کے پاس نہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ آیتِ مذکورہ کا حکم ابھی باقی ہے اور آپ ﷺ کے وصال شریف کے ساتھ حکم ختم نہیں ہو گیا۔ اس لیے ہر آدمی کو چاہیے کہ جس نے اپنے اوپر گناہوں کا بوجھ لاد لیا ہے وہ رسول کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرے اور وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ بھی استغفار کریں گے۔

آرامگاہِ رسول ﷺ کی زیارت میں مذاہب:

شوکانی نے کہا،

وقد اختلاف فیھا اقوال اھن العلم فذھب الجمھور الی انھا مندوبتہ و ذھب بعض المائکیتہ وبعض الظاھریۃ الی انھا واجبۃ وقالت

حنفية انها قريبة من الواجبات

حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کرنے کے مسئلہ میں اہلِ علم کے مختلف اقوال ہیں جمہور کا یہ مذہب ہے کہ یہ مندوب ہے ظاہر یہ اور بعض مالکیہ اس کو واجب کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ واجبات کے قریب قریب ہیں۔(نیل الاوطار جلد۵ ص ۱۷۸ مطبوعہ مصر)

حضور ﷺ اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں اور اس پر بہت سی صحیح احادیث شاہد ہیں اور جس گھر یا جگہ میں کوئی زندہ شخص قیام رکھتا ہو اس کی زیارت کے لیے جانے میں کوئی ممانعت نہیں کیونکہ اس ممانعت پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

آرام گاہِ رسول ﷺ کی زیارت کا قرآنی ثبوت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله الاية والهجرة اليه فى حياته الوصول الى حضرته كذالك الوصول بعد موته (نیل الاوطار جلد۵ ص ۱۷۸)

ترجمہ: ''اور جو بھی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر گیا الآیہ حضور ﷺ کی طرف ہجرت آپ کی حیاتِ ظاہرہ میں آپ کی ذاتِ مقدسہ کی طرف اور بعد از وصال آپ کے روضہ مقدسہ کی طرف جانے کا نام ہے۔

طریقہ استدلال:

یہ تو سب جانتے ہیں کہ ہجرت ''اپنا گھر بار چھوڑ کر کہیں جانا'' ہے اور اس کے لیے سفر لازمی ہے۔لہٰذا حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہرہ میں کوئی مکہ شریف سے کوئی حبشہ سے اور کوئی مختلف جگہوں سے آپ کی طرف سفر کر کے آتا تھا اور اس کا ارادہ حضور ﷺ کی بارگاہ کی حاضری ہوتا تھا جب اس ارادہ سے سفرِ ہجرت اجرِ عظیم کا حامل ہے تو پھر آیتِ مذکورہ کے مفہوم کے مطابق اب بھی جو شخص کسی علاقہ سے مدینہ منورہ میں روضہ

رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرتا ہے وہ بھی اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔لہٰذا اب زیارتِ قبرِ انور کے لیے سفر کرنا کم از کم مندوب ٹھہرے گا بعض مالکیہ اور ظاہریہ جو وجوبِ زیارت کے معتقد ہیں ظفر احمد عثمانی دیوبندی نے ان کا استدلال ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔

واستدل القائلون بالوجوب بحديث من حج ولم يزرني فقد جفاني قالو والجفاء للنبى محرم فتحب الزيارة (اعلاء السنن جلد۱۰ ص۴۹۴ کراچی)

جو حضرات حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کے واجب ہونے کے قائل ہیں انہوں نے اس حدیث پاک سے استدلال کیا ہے۔''جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے یقیناً مجھ سے زیادتی کی'' اور حضور ﷺ کو دکھ دینا حرام ہے لہٰذا زیارتِ قبرِ انور واجب ہوئی۔

اس کی مزید تفصیل وتحقیق فقیر کی تصنیف بعد وصال وسیلہ کا ثبوت پڑھیے۔

آرامگاہِ رسول ﷺ کی زیارت کی احادیث مبارکہ:

۱۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَن زار قبری وجبت له شفاعتی

جو شخص میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اس کے لیے لازم ہوگی۔ رواه الدارقطني والبيهقي وغيرها (شفاء السقام ص ۲)

۲۔انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من زارقبری حلت له شفاعتی

جو میری قبر کی زیارت کرے میری شفاعت اُس کے لیے حلال ہوگی۔

٣۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من جآء نی زائرً الا یعمله حاجة الانویارتی کان حقاً علی ان اکون له شفیعاً یوم القیامة

جو شخص میری زیارت کو اس حال میں آئے کہ وہ میری زیارت کے سوا اور کوئی کام نہ کرے تو مجھ پر لازم ہوگا کہ میں قیامت کے روز اس کا سفارشی بنوں، رواہ الطبرانی فی معجمه الکبیر والدار قطنی فی امالیه وابوبکر بن المقری فی معجمه وصیحه سعید بن السکن (شفاء السقام ص١٦)

٤۔ اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانمّا زارنی فی حیاتی**

جو شخص حج کرے پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو گویا وہ میری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی سننه وغیرہ رواہ غیرہ ایضاً (شفاء السقام ص٢٠)

٥۔ اور انہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی

جو حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل وغیرہ (شفاء السقام ص٢٧)

٦۔ حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

من زار قبری ادمن زارنی کنت له شفیعاً اوشهیداً

جو میری قبر کی زیارت کرے یا جو میری زیارت کرے میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا رواہ ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ (شفاء السقام ص٢٩)

٧۔ فاروقِ اعظم کے خاندان کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

آرامگاہ رسول ﷺ

فرمایا۔

من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیامة

جو شخص بالقصد میری زیارت کرے وہ قیامت کے روز میرے پڑوس میں ہوگا۔
رواہ ابو جعفر العقیلی وغیرہ (شفاء السقام ص٣١)

٨۔ حضرتِ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

من زارنی من بوتی فکانمازار نی فی حیاتی

جو کوئی میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا میری زندگی میں وہ میری زیارت کرتا ہے۔ رواہ الدار قطنی وغیرہ (شفاء السقام ص٣٢ شرح شفا ص٥١٢ ج٣)

٩۔ حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من حج حجته الاسلام وزارقبری وغزاغزوة وصلی علی فی بیت المقدس لم یساله الله عزوجل فیماافترض علیه

جو شخص حج اسلام ادا کرے اور میری قبر کی زیارت کرے اور ایک لڑائی لڑے اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجے تو اللہ عزوجل اس سے اپنے فرائض کے بارہ میں سوال نہیں کرے گا۔ رواہ الحافظ ابوالفتح الازوی فی الثانی من فوائد (شفاء السقام ص٣٤)

١٠۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

من زارنی بعد موتی فکانماز ارنی وانا حتی

جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو گویا وہ اس حال میں میری زیارت کرتا ہے کہ میں (دنیا میں) زندہ ہوں۔ رواہ ابوالفتوح سعید بن محمد بن اسماعیل الیعقوبی (شفاء السقام ص ٣٥)

١١۔ حضرتِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا۔

من زارنی بالمدینة فحتسباً کنت له شفیعاً و شهیداً

جو شخص مدینہ میں ثواب کی نیت سے میری زیارت کرے تو میں اس کے حق میں سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ ذکرہ ابن الجوزی فی مثیر العزم الساکن والدمیاطی وابن ہارون وغیرھا (شفاء السقام ص۳۶) شرح شفا ص۵۱۲ ج۳)

۱۲۔ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من زارنی میتاً فکانمازارنی حیاً ومن زار قبری وجبت له شفاعتی یوم القیامة وما من احد من امتی له سعته ثم لم یزر نی فلیس له عذر

جو میری وفات کے بعد میری زیارت کرے وہ گویا میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے حق میں قیامت کے روز میری شفاعت واجب ہوگی اور میری امت سے جو شخص طاقت رکھے پھر میری زیارت نہ کرے تو اس کے لیے کوئی عذر نہیں ہوگا۔ ذکرہ الحافظ ابوعبداللہ محمد بن محمود ابن النجار فی کتاب الدرۃ الثمینۃ فی فضائل المدینۃ (شفاء السقام ص۳۷)

۱۳۔ حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من زارنی فی مماتی کان کمن زارنی فی حیاتی ومن زارنی حتی ینتهی الی قبری کنت له یوم القیامة شهیداً وشفیعاً

جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو میری ظاہری زندگی میں میری زیارت کرتا ہے اور جو میری زیارت کرے یہاں تک کہ وہ میری قبر تک پہنچے تو میں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہ یا سفارشی ہوں گا۔ ذکرہ الحافظ ابوجعفر العقیلی فی کتاب الشفاء (شفاء السقام ص ۳۸)

۱۴۔ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من لم

یزرقبری فقد جفانی

جو شخص میری قبر کی زیارت نہ کرے وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ ذکرہ الحافظ ابوعبداللہ ابن النجار فی الدرہ الثمینہ (شفاء السقام ص۳۹)

۱۵۔ حضرتِ بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ من اتی المدینة زائراً لی وجبت له شفاعتی یوم القیامة ومن مات فی احد الحرمین بعث آمناً

جو شخص میری زیارت کی غرض سے مدینہ آئے تو قیامت کے روز اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگی اور جو حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوجائے تو وہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ ذکرہ یحیی الحسن فی اخبار المدینہ (شفاء السقام ص۴۰)

۱۶۔ اور رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

من حج الیٰ مكة ثم قصد نی فی مسجدی کتب له حجتان مبرورتان

جو شخص مکہ میں حج کرے پھر میری مسجد میں میرا ارادہ کرے تو اس کے لیے دو مقبول حج لکھے جائیں گے۔ (جذب القلوب ص۱۴۳)

۱۷۔ حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

من زار قبر رسول الله ﷺ کان جوار رسول الله ﷺ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت کرے وہ رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رہے گا۔ (جذب القلوب ص۱۴۴)

۱۸۔ اور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی

جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور میری زیارت نہ کرے تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ (جذب القلوب ص۱۴۳)

١٩۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مامن احد یسلم علی الارد اللہ علی روحی حتی ازو علیہ السلام

کوئی شخص میری قبر پر حاضر ہوکر) مجھ پر سلام نہیں پیش کرتا مگر اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ رواہ ابوداؤد فی سننہ (شفاء السقام ص۴۰)

ازالۂ وہم وہابیہ وابن تیمیہ:

علمائے محققین نے زیارت روضۂ نبوی ﷺ کی مندرجہ بالا احادیث کریمہ کو مستند اور معتبر قرار دیا ہے اور انہی احادیث مبارکہ کی وجہ سے مذاہب اربعہ کے ائمہ مجتہدین حنیفہ، مالکیہ۔ شافعیہ، حنبلیہ نے حاضری سرکار کو سنتِ مؤکدہ قریب بواجب کہا ہے چنانچہ شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

اما ازانچہ بصریح لفظِ زیارت وقوع یافتہ ابن احادیث است کہ از نقل ثقات بطریق متعدہ بعضے ازاں بدرجہ ء صحت رسیدہ واکثر بمرتبۂ حسن آمدہ ثبوت یافتہ

ترجمہ: زیارت کا لفظ جن احادیث میں صراحۃً واقع ہوا ہے وہ یہ حدیثیں ہیں جو ثقہ راویوں سے متعدد طریق سے مروی ہیں۔ ان میں سے بعض حدیثیں صحت کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں اور اکثر حدیثیں مرتبہ حسن پر فائز ہیں۔ (جذب القلوب ص۱۴۲)

اور امام تاج الدین سبکی فرماتے ہیں،

ثمہ ان الاحادیث التی جمعنا ھا فی زیارۃ بضعہ عشر حدیثاً مما فیہ لفظ الذیارۃ غیر مایستدل بہ لھا من احادیث آخر وتضافر الاحادیث یزید ھا قوۃً حتیٰ ان الحسن قدیتر فی بذلک الی درجہ الصحیح

پھر زیارتِ مدینہ کے متعلق جو حدیثیں ہم نے جمع کی ہیں ان کی تعداد چودہ ہے اور یہ ان دوسری حدیثوں کے علاوہ ہے جن سے زیارت پر استدلال ہوسکتا ہے۔ اور حدیثوں کی کثرت ان کی قوت کو بڑھادیتی ہے۔ یہاں تک کہ کثرتِ طریق کی وجہ سے حسن حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

پھر حدیث کی دو قسمیں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں.

فاجتماع الاحادیث الضعیفہ من ھذا النوع یزید ھا قوۃ وقدیترتی بذلک الی درجۃ الحسن والصحیح۔ پھر اس قسم کی ضعیف حدیثوں کا اکٹھا ہونا ان کی قوت کو بڑھادیتا ہے یہاں تک کہ کبھی وہ حسن یا صحیح کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔

ابنِ تیمیہ اکیلا:

جلیل القدر علمائے محققین نے زیارتِ روضہ کی احادیث کو صحیح مستند اور معتبر قرار دیا لیکن ابنِ تیمیہ نے ان احادیث کے ضعیف بلکہ موضوع ہونے کا دعویٰ کردیا۔ چنانچہ امام سبکی اس کا دعویٰ ان لفظوں میں نقل کرتے ہیں۔ **وما ذکر من الاحادیث فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلھا ضعیفۃ باتفاق اھل العلم بالحدیث بل ھی موضوعۃ لم یرواحد من اھل السنن المعتدۃ شیئاً منھا ولم یحتج احد من الائمہ بشئی منھا** یعنی ابنِ تیمیہ لکھتا ہے کہ سائل نے سوال میں جو حدیثیں ذکر کی ہیں وہ سب محدثین کے اتفاق کے ساتھ ضعیف بلکہ موضوع ہیں۔ اور قابلِ اعتماد اصحابِ سنن محدثین میں سے کسی نے بھی ان میں سے کچھ روایت نہیں کیا ہے۔ اور نہ آئمہ مجتہدین میں سے کسی نے ان میں سے کسی سے استدلال کیا ہے۔ (شفاء السقام ص۱۴۲)

ابنِ تیمیہ کی تردید:

امام تاج الدین سبکی احادیث زیارت کی حیثیت بیان کرنے کے بعد ابنِ تیمیہ

کے اس دعویٰ کی تردید میں لکھتے ہیں۔

بهذا بل باقل منه يتبين افتراء من ادعى ان جميع الاحاديث الوردة في الزيارة موضوعة فسبحان الله امايستحى من الله ومن رسوله في هذه القالة التي لم يسبهم اليها عالم ولا جاهل لامن اهل الحديث ولا من غيرهم

اور اس بیان سے بلکہ اس سے کم بیان سے اس شخص کے دعویٰ کا افتراء ظاہر ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ روضۂ نبوی کے بارے میں وارد ہونے والی تمام حدیثیں موضوع (بناوٹی) ہیں پس سبحان اللہ یہ شخص اپنے اس دعویٰ میں نہ اللہ سے اور نہ اس کے رسول ﷺ سے حیاء کرتا ہے جو اس سے پہلے نہ کسی عالم نے اور نہ کسی جاہل نے اور نہ محدثین میں سے کسی نے اور نہ غیر محدثین میں سے کسی نے کیا (شفاء السقام ص ۱۲)

نجدی وہابی ابن تیمیہ کے نقش قدم پر:

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ نجدی وہابی ابنِ تیمیہ کے کس قدر فریفتہ ہیں کہ اس کی ہر غلط بات کو نص قطعی کا درجہ دیتے ہیں چنانچہ اس مسئلہ میں وہی ہو رہا ہے کہ ابنِ تیمیہ کے مذہب کی تائید میں ہر سال حاجیوں میں مفت تقسیم ہونے والی ایک کتاب التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ مؤلفہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے چند اقتباسات ملاحظہ فرما کر انداز لگائیں کہ یہ لوگ ابنِ تیمیہ کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے۔

اس کتاب کے ص ۱۶۸ پر لکھا ہے تنبیہ قبر نبی ﷺ کی زیارت حج کے لیے نہ واجب ہے نہ شرط جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ جو لوگ مسجدِ نبوی کی زیارت کریں یا مسجد سے قریب ہوں ان کے لیے مسجد کی زیارت کے ساتھ قبر کی زیارت بھی مستحب ہے لیکن جو لوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کے لیے جائز نہیں کہ قبر نبوی کی زیارت کی

نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں البتہ مسجد نبوی کے لیے سفر کر کے آسکتے ہیں جب مدینہ آ جائیں گے تو آپ کی قبر اور حضرتِ ابوبکر وعمر کی قبروں کی زیارت ہو جائے۔ مسجد نبوی یا کسی اور کی قبر کے لیے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ امت کو ضرور بتاتے اور اس کی فضیلت کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے۔

اور اس کے بعد لکھا ہے اس باب میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جن کو وہ لوگ جو قبر نبوی کے لیے سفر کو مشروع سمجھتے ہیں پیش کرتے ہیں۔ وہ سب حدیثیں ضعیف الاسنان بلکہ موضوع ہیں جن کے ضعف پر محدثین کرام جیسے دارقطنی، بیہقی، حافظ ابنِ حجر وغیرہ نے تنبیہ کی ہے لہذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ان ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے جو ان تینوں مساجد کے سوا سفر کی حرمت کو بیان کرتی ہیں۔

پھر آگے لکھا یہ اور اس قسم کی حدیثیں نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں حافظ ابنِ حجر نے ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان تمام احادیث کے طرق موضوع ہیں اور حافظ عقیلی نے فرمایا اس طرح کی کوئی حدیث صحیح نہیں اور امام ابنِ تیمیہ نے فرمایا کہ یہ سب ہی روایات موضوع ہیں،

ناظرین کرام: ان عبارات سے وہابیہ نجدیہ کی خباثت کا اندازہ لگائیں کہ ابنِ تیمیہ کے جس قولِ باطلہ کا رد بلیغ امام تاج الدین سبکی اور شیخ محدث دہلوی وغیرہما علمائے اہلِ سنت فرما چکے ہیں وہابیہ نجدیہ اسی کو اپنے ایمان کی جان سمجھتے ہیں،

فیصلہ حق:

آرامگاہِ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا منکر ابنِ تیمیہ ہے اور اس کے چند نجدی وہابی ان کے سوا ملائکہ کرام وانبیاء عظام علیہم السلام سے لیکر صحابہ تابعین آئمہ مجتہدین اور اولیاء کاملین وعلمائے وصالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب زائرین آرام گاہ رسول ﷺ ہیں۔ اب ناظرین فیصلہ خود فرمائیں کہ کیا اکیلا ابنِ تیمیہ کی رفاقت چاہیے یا انبیاء

ولائکہ اور صحابہ اور آئمہ اور اولیاء وعلماء کی رفاقت چاہیے کہ اختیار دست مختار۔

فہرست زائرین آرامگاہ رسول ﷺ:

یہ فہرست طویل ہے صرف ملائکہ کرام کو دیکھیے روزانہ ستر ہزار صبح اور ستر ہزار رات کو حاضر ہوتے ہیں ان کے علاوہ صحابہ کرام وغیرھم کے چند نمونے حاضر ہیں۔

ا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرتِ بلال موذن رسول ﷺ نے قبرِ رسول ﷺ کی زیارت اور سلام پیش کرنے کی غرض سے شام سے مدینہ منورہ تک سفر کیا تھا چنانچہ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ الباب الثالث فی ماور فی السفرالی زیارته صلی الله علیه وسلم صریحاً و بیان ان ذلک لم یزل قدیماً و حدیثنا و ممن روی ذلک عنه من الصحابة بلال بن رباح موذن رسول ﷺ سافر من الشام الی المدینته الزیارة قبره صلی الله روینا ذلک باسناد جید الیه وهونص فی الباب تیسرا باب

رسول اللہ کی زیارت کے سفر کرنے کے بارہ میں جو کچھ بالتصریح مروی ہے اس کے بیان میں ہے اور اس کے بیان میں ہے کہ یہ کام قدیماً وحدیثاً ہمیشہ ہوتا چلا آرہا ہے اور اس بارہ میں صحابہ سے جو کچھ مروی ہے اس میں سے یہ ہے کہ حضرتِ بلال بن رباح موذن رسول اللہ ﷺ نے قبرِ رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے شام سے مدینہ تک کا سفر کیا تھا۔ یہ بات ہم نے عمدہ سندوں کے ساتھ روایت کی ہے۔ اور اس باب میں یہ روایت نص کا درجہ رکھتی ہے۔

اس کے بعد ایک وہم کا ازالہ فرماتے ہیں کہ

ولیس اعتماد نا فی اله ستدلال بهذاالخبر علی رویا لمنام فقط بل علی فعل بلال وهو صحابی السیمانی خلافة عمر رضی الله تعالی عنه الصحابة متواترون والی یخفی عنهم هذه القصة ومنام بلال رویاة النبی

صلی الله علیه وسلم الذی لایتمثل به الشیطان ولیس فیه ما یخالف ماثبت فی القیظة فیتا کد به فعل الصحابی . اور اس حدیث سے استدلال میں ہمارا اعتماد صرف خواب دیکھنے پر نہیں بلکہ حضرتِ بلال کے فعل پر ہے جو صحابی ہیں خاص کر جب کہ ان کا یہ فعل حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں پایا گیا ہے جب کہ اس وقت صحابہ بکثرت موجود تھے۔ اور ان پر یہ قصہ مخفی نہیں رہ سکتا تھا۔ اور ہمارا اعتماد حضرتِ بلال کی خواب اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت پر ہے۔ کیونکہ شیطان لعین رسول اللہ ﷺ کی مثل نہیں بن سکتا اور اس قصہ میں کوئی خلافِ شرع بات نہیں سو صحابی کا یہ فعل ان وجوہ سے مؤکدہ ہو جاتا ہے۔

عمر بن عبدالعزیز

امام سبکی نے فرمایا کہ وقد اسفاض عن عمر بن عبدالعزیز رضی الله تعالی عنه انه کان یبرد البرید من الشام یقول مسلم لی علی رسو ل الله ﷺ اور بات مشہور و معروف ہے کہ حضرتِ ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کے علاقے سے ایک قاصد یہ حکم دے کر بھیجا کرتے تھے کہ میرا اسلام رسول اللہ ﷺ پر پیش کرو۔ (شفاء السقام ص ۵۲۔ تا ص ۵۵)

ان کے علاوہ بے شمار زائرین آرامگاہ رسول اللہ ﷺ کی فہرست اور عجائبات ہیں فقیر کی تصنیف زائرین مدینہ کا مطالعہ فرمائیے۔

مدینہ پاک کے باشی:

ابنِ تیمیہ اور نجدی تو سفر مدینہ کو روتے رہے لیکن عشاق نے قرون اولیٰ سے لے کر تا حال مدینہ پاک میں مستقل ڈیرے جما لیے۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر رہا ہے کتنا خوش بخت اور کہاں کہاں سے اپنے وطنوں کو خیر باد کہا اور ان میں ایسے محبوب حضرات بھی ہیں جو صاحبانِ کرامات گزرے ہیں ان میں صرف ایک شاہ عبدالباقی فرنگی

محلی رحمتہ اللہ علیہ کا حال ملاحظہ فرمائیں

ہفتہ روزہ الہام (بہاولپور) پاکستان میں لکھا ہے کہ حضرتِ شاہ عبدالباقی فرنگی محلی کے شاگردوں میں ایک نوجوان مصری طالب علم حافظ عبدالرزاق تھے تحصیلِ علم کے بعد وہ اسکندریہ چلے گئے اور وہاں پوری زندگی کچھ اس طرح گزری کہ قرآن شریف بالکل بھول گئے جس کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا تو وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور اپنے استاد، حضرتِ شاہ عبدالباقی سے اس المناک حادثہ کا ذکر کیا۔ حضرت اس وقت دودھ پی رہے تھے آپ نے سنا اور خاموش ہوگئے اور نصف پیالی پی کر حافظ عبدالرزاق سے فرمایا عبدالرزاق یہ باقی نصف دودھ تم پی لو۔ حافظ عبدالرزاق نے باقی دودھ پی لیا۔ اور ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب انہوں نے محسوس کیا کہ دودھ پیتے ہی ان کو پورا قرآن پھر حفظ ہوگیا۔

حافظ صاحب پھر وہیں ٹھہرے اور پھر جب رمضان کا چاند طلوع ہوا تو انہوں نے حرمِ محترم ہی میں قرآن مجید سنایا۔

اب بھی ایسے حضرات کی کمی نہیں ہے لیکن وہ عوام کی نگاہوں سے مخفی رہتے ہیں، تفصیلاً اور اجمالاً فقیر کی ضخیم تصنیف ''زائرین مدینہ'' کا مطالعہ فرمائیے۔

فقط والسلام

فصلی اللہ وعلے حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی (بہاولپور پاکستان)

۲۱ رجب ۱۴۲۲ھ شب بدھ بعد صلوۃ المغرب